تحریر: عطاء اللہ مدرس جامعہ اسلامیہ گلگت

چینی طلباء کی داستان غم

افسوس! دینی حمیت سے عاری پاکستانی حکومت نے ان طلباء کو چین کے حوالہ کردیا، جن کو خنجراب سے پار لے جاتے ہی انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزی کرتے ہوئے انتہائی بے دردی اور وحشیانہ طریقہ سے گولی سے اڑادیا گیا۔

ظلم آخر ظلم ہوتا ہے خواہ وہ دشمنی اور عداوت کی صورت میں ہو یا دوستی، یاری کی آڑ میں، ظلم تمام اہل مذاہب کی نظر میں ایک معیوب اور انتہائی قبیح فعل سمجھا جاتا ہے، لیکن مذہب اسلام نے سب سے بڑھکر ظلم اور ظالموں کی مذمت بیان کی ہے۔ چنانچہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے، "الظلم ظلمات یوم القیمۃ" کہ ظلم قیامت کے روز اندھیریوں کی صورت میں ہوگا۔ اسلام نے جہاں ظلم وظالم کی مخالفت کی ہے وہیں پر مظلوم کی بھرپور حمایت کا بھی درس دیا ہے۔ قرآن پاک وحدیث رسول اللہؐ میں جس ظلم وجبر کی مخالفت ومذمت بیان کی گئی ہے اسی ظلم وجبر کا بدترین مظاہرہ، کلمہ طیبہ "لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ" کے عنوان پر بننے والی مملکت کے جابر حکمرانوں اور ان کے حاشیہ برداروں نے کیا، ظلم بھی کن بے بس، مجبور اور بے دست وپاانسانوں پر! مملکت خداداد پاکستان کے قریب ترین وعزیز ترین دوست ملک چین کی ظالم وجابر کمیونسٹ حکومت کے ہاتھوں تختۂ ستم بن کر اسلامی جمہوریہ پاکستان کی طرف ہجرت کرنے والے ان بارہ (۱۲) معصوم ونوعمر مسلمان طلبۂ کرام پر جو صرف اور صرف اپنے ایمان اوراسلام کے تحفظ اور بقا کی خاطر ہجرت کر آئے تھے جن کا جرم اور قصور بالفاظ قرآنی یہ تھا:

ترجمہ:- اور یہ کافر، مسلمانوں سے فقط اسلئے ناراض ہیں کہ انہوں نے اللہ عزیز وحمید کی ذات پر ایمان لایا ہے

واقعہ کچھ یوں ہے کہ "انھم فتیۃ آمنوابربھم" کے مصداق ملک چین کے سب سے بڑے مسلم صوبہ سنکیانگ کے ۱۴ نوجوان چینی حکومت کے نظام سے تنگ آکر دسمبر ۱۹۹۷ء کے ٹھنڈے اور سرد ایام میں (جبکہ ان دنوں پاک چائنہ سرحدات شدید ترین برف باری کی لپیٹ میں ہوتے ہیں۔ پانچ سو میل سے بھی زیادہ طویل پہاڑی وبرفانی راستہ ۲۸ دنوں میں پیدل طے کرکے اور وہ بھی اپنے دوکم عمر ساتھی ادریس اور محمد سے محروم ہوکر (یادرہے یہ دونوں کم سن مجاہد طالب علم جن کی عمریں بالترتیب ۱۴ اور ۱۵

سال بتائی جاتی ہے۔ برفانی راستہ میں دب کر شہید ہوگئے ہیں۔(جب پاکستانی علاقے وادی شمشال پہنچے جو اسماعیلیہ برادری کی ہے) لوگوں نے ان مجبور ومقہور انسانوں کو انسانیت کے ناطے (جس کا نعرہ لگاتے ہوئے یہ یورپین میڈلوگ نہیں تھکتے) اپنے گھروں بلکہ اپنی بستی میں کچھ لمحے اور چند ساعات پناہ دینے کے بجائے انہیں سیدھا گلگت تھانہ پہنچادیا۔

ع　　سرزمین اپنی قیامت کی نفاق انگیز ہے　　وصل کیسا ، یاں تو اک اک قرب فراق انگیز ہے

وہاں سے ان بارہ طلباء کرام کو ڈسٹرکٹ جیل گلگت میں لاکر پابند سلاسل کردیا گیا تقریباً چارہ ماہ سے کچھ زیادہ عرصہ یہ پھول جیسے نوجوان کسی گلشن کی زینت بننے کی بجائے ڈسٹرکٹ جیل گلگت کی ہوائیں کھاتے رہے)۔

ع　　ہر پھول کی قسمت میں کہاں ناز لکھا ہے نزعروساں　　کچھ پھول تو کھلتے ہیں مزاروں کیلئے بھی

رمضان المبارک کے ماہ مبارک میں انہی بارہ طلباء (۱۲) کا ایک ساتھی حافظ عبدالرشید کاشغر کے عفلق خاندان کے ایک علمی خانوادے کے فرد ہیں ، جن کے باپ دادا اور خاندان کے دیگر اکابرین کو مذہب سے شدید لگاؤ اور تعلق کی بناء پر شہید کردیا گیا ہے ۔ نے جو ماشاء اللہ حافظ قرآن تھے ، اپنے اسلاف کی روایت زندہ کرتے ہوئے جیل ہی میں قرآن مجید سنایا یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا۔

گذشتہ مہینے اپریل ۱۹۹۷ء کی ۱۶ تاریخ کو گلگت کے ۲۴ مسلمان باشندوں کی طرف سے ضمانت دیئے جانے پر سیشن کورٹ گلگت نے ان حضرات طلبہ کرام کو ضمانت پر رہا کردیا تھا۔ ضمانت پر رہائی ملنے کے بعد ان معصوم ومجبور طلبہ کو شمالی علاقوں کی مصروف دینی درسگاہ جامعہ اسلامیہ نصرت الاسلام میں داخل کرادیا گیا، جہاں ان حضرات کیلئے خصوصی کلاس کی اجراء کیساتھ بہتر قیام کا بندوبست کردیا گیا ، عبدالصمد اور عبداللہ نامی دو طالبعلم ان میں سے اردو اور عربی میں اپنا مطلب نکالنے کی حدتک شدبد رکھتے تھے اور یہی دو طالبعلم سردست ترجمان بھی تھے ۔

چینی حکومت کو ان حضرات کی پاکستان کی طرف ہجرت کرنے کی جونہی اطلاع ملی تو تب سے اب تک تقریباً حکومت چین کی طرف سے ان طلبہ کو واپس لینے کیلئے پے درپے تین وفد آئے جو ہر بار ناکام ونامراد لوٹے ۔ اب کی دفعہ جب یہ حضرات ضمانت پر رہا ہوکر جامعہ اسلامیہ میں زیر تعلیم تھے اور ابھی ایک ہفتہ بھی پورے گزرنے نہیں پایا تھا کہ بعض مقامی اسلام دشمن عناصر کی طرف سے اسلام آباد میں متعین چینی سفیر کی گلگت آمد کے موقع پر ان بے چارے طلبہ کرام سے متعلق بے سروپا اور غلط بریفنگ دیئے جانے کی وجہ سے ضمانت پر رہا ان طلبہ کو مقامی انتظامیہ نے اپنی روایتی دجل وفریب مظاہرہ کرتے ہوئے ماورائے عدالت نے دوبارہ گرفتار کرکے توہین عدالت کا ارتکاب کرلیا۔

پھر سوئے اتفاق دیکھئے کہ انہی دنوں صدر پاکستان فاروق لغاری اور وزیر خارجہ گوہر ایوب کشکول گدائی لیکر ملک وقوم کے نام قرضے لیکر اپنا پیٹ بھرنے کیلئے چین کے دورے پہ گئے ہوئے تھے، جہاں پر سب سے پہلے چینی حکومت نے اسلام آباد کا قلعہ کہلانے والے ملک کے حکمرانوں سے ان بارہ مہاجر مسلم نوجوانوں کو ملک چین واپس کردینے کا مطالبہ کردیا تو جس پر ہمارے ان سوداگر حکمرانوں نے ایک لمحہ سوچے بنا اسلامی دوستی پر کمیونزم دوستی کو ترجیح دیتے ہوئے اسلامی اصولوں اور بین الاقوامی پناہ گزینوں سے متعلق بنائے جانے والے قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے محض چند ٹکوں کی خاطر انکو چینی حکومت کے حوالہ کردیا۔ چینی حکومت کے مظالم سے تنگ آکر ہجرت کرنے والے مسلمان مہاجرین کو چین کو واپس کردینے کا صاف مطلب ان حضرات کو زندہ درگور کرنا ہے۔

کوئی بتائے تو ان مجبور ومقہور بارہ (۱۲) مہاجر مسلمانوں کا خون کس کی گردن پر ہوگا؟ نہ صرف ان بارہ افراد کا بلکہ بات تو اب بارہ (۱۲) خاندانوں تک پہنچ رہی ہے، بلکہ باوثوق اطلاعات کے مطابق شمالی علاقہ جات کی طرح ملک کے دیگر شہروں میں موجود مسلم چینی مہاجرین خاص طور پر دینی اداروں میں تعلیم حاصل کرنے والے چینی طلبہ کو واپس کردینے کی تیاریاں ہورہی ہیں۔ ارے دین وایمان کی حفاظت تحفظ کیلئے آنے والوں کو انما المومنون اخوۃ کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان کے ایمانوں کو تحفظ دینے کے بجائے ان کی جانوں کو بھی گنوادیا۔

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا　　کارواں حکمران کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

ان بے دست وپا مسلم طلبہ کرام سے جب آخری بار ہم لوگ پاک چین سرحد کے قریبی علاقے علی آباد ہنزہ تھانے (جہاں انہیں چین واپس بھیجنے کیلئے محبوس رکھا گیا تھا) میں گئے تو اس وقت رات کے تقریباً ایک بج رہا تھا۔ چونکہ گلگت جیل اور پھر جامعہ اسلامیہ میں رہنے کیوجہ سے ان حضرات سے کافی حد تک شناسائی ہوچکی تھی۔ ہمیں دیکھتے ہی معصوم پھول ایسے نوجوانوں کے مرجھائے ہوئے گلاب ایسے چہروں پر مسکراہٹ وامید کی ایک قوس وقزح سی کھینچ گئی۔ انکی یہ کیفیت تو صاف طور پر اس بات کی غمازی کررہی تھی کہ وہ ہمیں اپنا نجات دھندہ سمجھنے کی خوش فہمی کا شکار ہورہے ہیں، لیکن جب انہوں نے واقعتاً زبان سے قلبی کیفیت کا تذکرہ کرہی دیا تو مجھ سمیت میرے تمام رفقاء کی بے بسی ۹۹% کی ڈگری کے گرد چکر کاٹ رہی تھی۔ پولیس کی بھاری نفری کے علاوہ اعلیٰ سرکاری عہدہ دار بھی وہاں موقعہ پر موجود تھے ان بے گناہوں میں سب سے سے کم سن بے گناہ طالبعلم غالباً حافظ عبدالرشید تھے اپنی ٹوٹی پھوٹی اردو میں ہمیں اور پولیس کے ذمہ داروں سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ!

پاکستانی بھائیو! ہم تو اپنا سب کچھ لٹا کر محض اپنا ایمان واسلام بچانے کیلئے تمہارے پاس آئے تھے۔ لیکن ہمیں کیا معلوم تھا کہ آپ حضرات چینی درندوں سے بھی سخت ہونگے، اگر ہمیں چین واپس ہی بھیجنا ہے تو پھر ہمیں یہیں قتل کر دو (یہ کہتے ہوئے وہ بھی بچوں کی طرح پھوٹ پڑا اور ہم بھی بے صبر ہو گئے) تاکہ مرتے وقت کسی آزاد مسلمان کا سہارا تو نصیب ہو اور کسی مسلمان مقبرے میں دفن ہونے کی سعادت تو حاصل کر سکیں .... اس سے آگے وہ بہت کچھ کہنا چاہتا تھا کہ اس کی زبان لڑکھڑانے لگی، ہماری آنکھیں ان کی یہ فریاد سن کر گو پرنم ہو رہی تھیں مگر اپنی آنسوؤں کو بڑی مشکل سے روک رہے تھے کہ کہیں ہماری بے بسی کا اظہار ان کی مزید حوصلہ شکنی کا باعث نہ ہو مملکت پاکستان کی ہر آنے جانے والی حکومت تو مقبوضہ کشمیر میں بھارت کے درندہ صفت حکمرانوں کی طرف سے وادی کے مسلمانوں پر روا رکھے جانے والے ظلم و جبر کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے انہیں ممکنہ تعاون دے رہی ہے، کمیونسٹ روس کے ممظالم سے تنگ آکر ہجرت کرنے والے تیس لاکھ افغانوں کو قطع نظر مذہب وقوم کے پاکستان پناہ دے سکتا ہے۔ بوسنیا اور چیچنیا اور اسی طرح دنیا کے مختلف ممالک سے ہجرت کر کے آنے والوں کو اگر پاکستان میں پناہ مل سکتی ہے تو چین کی کمیونسٹ حکومت کے مظالم سے مجبور ہو کر ہجرت کرنے والے ان بارہ معصوم نو عمر مسلم طالبعلموں کو پاکستان میں پناہ کیوں نہیں مل سکتی۔ ظاہر بات ہے چینی حکومت کی طرف سے مسلم بنیاد پرستوں پر ظلم و جبر بڑھتا جائے گا تو اس قدر اسلامی تعلیمات کی روشنی میں سلسلۂ مہاجرت دراز ہوتا جائے گا، اگر آج حکومت چین اسلامی مملکت کے نام کے سربراہوں سے اپنی کمیونسٹ حکومت کے لئے خطرہ سمجھنے والے بارہ طالبعلموں کی واپسی کا مطالبہ کر سکتی ہے تو وہ کل کلاں اس سے بھی بڑھ کر کسی چیز کا مطالبہ کر سکتی ہے۔ اگر ایک بے کس و بے بس، مجبور و مقہور حالات کے مارے مسلمان کو ایک مسلمان تحفظ اور پناہ نہیں دے سکتا تو پھر کسی یہودی، نصرانی ہندو کمیونسٹ اور اسلام و مسلم دشمن فرد کیسے پناہ اور تحفظ دے سکتا ہے

مملکت پاکستان کے وجود پاک کا جو مقدس محرک (نظام مصطفیٰ) تھا اس سے انحراف اتنے بڑے اقدام (یعنی مسلمان طلبہ کو درندوں کے منہ میں دیدینا) کا باعث بنا ہے۔ پھر حکمرانوں کے یہ نعرے کہ ملک کا نظام بدل گیا ہے بالکل غلط اور سرتا پا غلط ہے۔ انگریز نے غلامی کی جو چھاپ لگائی ہے اسکے زہریلے اثرات اب تک طبقۂ حکمران کے اذہان و قلوب سے نہیں مٹے۔

وطن تو آزاد ہو چکا — دل ودماغ غلام ہیں اب بھی
مئے غفلت پیئے ہوئے ہیں — یہاں کے خاص و عام اب بھی
غلط ہے ساقی تیرا یہ نعرہ — کہ بدل گیا ہے نظام محفل
وہی شکستہ سی بوتلیں ہیں — وہی کہنہ سے جام اب بھی